سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل

مجلہ محی الدین فیصل آباد

جلد نمبر 5 شمارہ نمبر 4

ربیع الاوّل

2018ء

1440ھ

میلاد کی خوشیاں

نورِ قرآن و حدیث

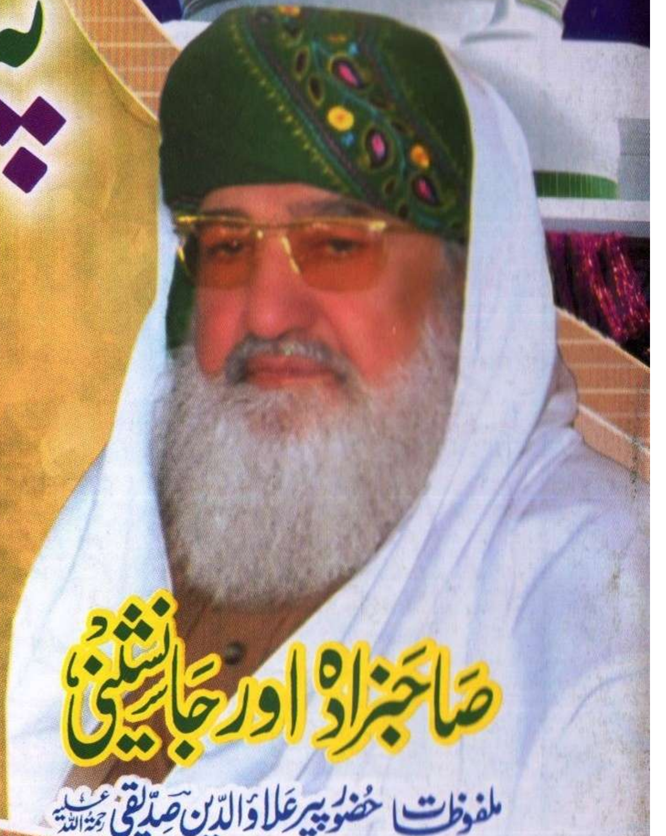
معلّم انسانیت

عیدِ میلاد النبی ﷺ کی عالمِ اسلام میں اہمیت

پیغامِ میلاد



جانشین حضور شیخ العالم کا پیغام قارئینِ مجلہ محی الدین کے نام



صاحبزادہ اور جانشینی

ملفوظات حضور پیر علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

 m.mohiuddin.fsd.pk@gmail.com

 mujallah mohiuddin faisalabad

فیضانِ صدیقی جاری رہیگا

بفیضان نظر

آفتابِ علم و حکمت، واقفِ رموزِ حقیقت سرتاج الاولیاء
مرشدِ کریم
علامہ حضرت
پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیرسرپرستی

وارثِ نسبتِ صدیقیہ عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ
خواجہ
پیر محمد نورالعارفین صدیقی صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین: دربار فیضبار نیریاں شریف چیئرمین: علاؤالدین صدیقی ٹرسٹ

حفظ قرآن پاک
ناظرہ قرآن پاک
ترجمہ و تفسیر القرآن
تجوید و قراءت
مسائلِ شریعہ
اصلاحِ اعمال
درسِ نظامی

صدیقیہ
قرآن اکیڈمی
برائے خواتین

فری تعلیم

اینڈ سلائی سنٹر

کلاس ٹائم صبح 8 تا 11 بجے

زیرِ نگرانی
علامہ حافظ
محمد عدیل یوسف صدیقی
خلیفہ مجاز:۔ دربار فیضبار نیریاں شریف

داخلہ جاری ہے

0321-7611417

186 گلشن کالونی صدیقی سٹریٹ میلاد روڈ فیصل آباد

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل

نقیب صبح سعادت

مجلہ محی الدین فیصل آباد

جلد نمبر 5 ربیع الاول 1440ھ 2018ء شمارہ نمبر 4

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

بفیضانِ نظر

سلطان نیروی حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ ظلِ عاطفت

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

وارثِ نسبتِ محمدیہ حضرت قبلہ عالمی مبلغ اسلام

خواجہ پیر محمد نور العارفین صدیقی صاحب

چیئرمین نور ٹی وی سجادہ نشین دربارِ عالیہ نیریاں شریف

مدیرِ اعلیٰ

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

خلیفہ مجاز: دربارِ عالیہ نیریاں شریف

زیرِ سیادت

صاحبزادہ حضرت پیر محمد معظم الحق معظمی صاحب — صاحبزادہ پیر مبارک علی چشتی صاحب — پیر سید محمد شاہد قادری

حاجی محمد منیر احمد نورانی (صدر مرکزی میلاد کمیٹی فیصل آباد) — شیخ قدیر ظہیر صاحب (سیکرٹری جنرل مرکزی میلاد کمیٹی) — صاحبزادہ پیر زاہد قاسم صدیقی

زیرِ قیادت

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ (پرنسپل ڈائریکٹر دارِ ارقم سکولز)

ڈاکٹر محمود یوسف شیخ (چیئرمین کلاتھ بورڈ فیصل آباد)

شیخ فاروق یوسف (زونل صدر لائنز کلب انٹرنیشنل)

مُدیرِ معاون

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ صدیقی

مُدیر

محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

مدیرِ طباعت

ممتاز رسول صدیقی

اس شمارہ میں

رابطہ نمبرز 041-2636130 0321-7611417

ناشر

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

رابطہ آفس

فاروق آرٹس

سیکنڈ فلور وکیلانوالی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد

قصیدہ نور

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدثِ بریلی

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

کٓ گیسو ہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ
کھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضاؔ یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

☆☆☆☆☆☆☆

ادار یہ

میلاد کی خوشیاں

قارئین کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ ساری کائنات کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے..... آمد مصطفےٰ ﷺ کا جشن عالم اسلام کرتے ہیں.....ایک روح پرور سماں ہوتا ہے..... ہر غمزدہ، مغموم، مجبور بے چارہ، تنگ دست..... ہر ایک مسرت کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے..... وجہ یہ ہے کہ ہر انسان اس بات کو جانتا ہے کہ کریم نبی ﷺ کی آمد کی خوشی ہی حقیقی خوشی ہے..... ہر خوشی عارضی، ہر نعمت فانی، زندگانی بھی فانی..... مگر نسبت محمدی ہی میری اور آپ کی نجات کی ضمانت ہے۔

محافل میلاد کی برکات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے..... محفل میں قرآن، نعت شریف، درسِ قرآن وحدیث اور پھر محفل میں پُر تکلف کھانے یہ سعادت کا سامان ہے..... مگر ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے..... وہ یہ کہ ہم میلاد شریف کی خوشی میں گلیاں، محلے، بازار، دکان، مکان، فیکٹری پر سجاوٹ کرتے ہیں..... یہ بھی اظہار مسرت ہے..... مگر ہمیں میلاد کی خوشیاں بانٹنے کے لیے غریب پروری کا اہتمام بھی کرنا ہوگا..... مساجد و مدارس میں چراغاں کے ساتھ تعلیم و تدریس کے لیے قرآن اکیڈمی بھی بنانا ہوں گی..... جہاں ملت کی بچے بچیاں علم حاصل کر سکیں..... جلوس میں خرافات کا بھی خاتمہ از حد ضروری ہے..... اور نماز کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے..... ساری رات کی محافل اگر ہمیں نماز فجر اور ساری نمازوں میں ذوق وشوق نہ دے سکیں..... پھر سوچنا ہوگا کہ یہ محافل دنیاداری کے لیے نمود و نمائش کے لیے تو نہیں سجائی جاتی..... اور پھر نامور نعت خواں کو رقم طے کر کے مدعو کرنا بھی کب مناسب ہے.....

کیا آقا کریم ﷺ نامور نعت خواں کی مدحت ہی قبول فرماتے ہیں.....

دوستو! وہ تو ہر ایک غلام کی صدا سنتے ہیں..... میلاد مناؤ..... خوب مناؤ..... اور سیرت مصطفےٰ ﷺ پڑھو، پڑھاؤ..... عمل کرو..... محبت رسول ﷺ کرنے والا اتباع سنت کے بغیر جی نہیں سکتا..... آؤ میلاد کے دیوانو..... حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا مکمل اہتمام کرو.....!!!

از خلیفہ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیر اعلیٰ

نورِ قرآن وحدیث

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از: مفتی ابوداؤد صادق رضوی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔

"بے شک اللہ کا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔"

(پ:۱، رکوع:۸)

دوسری آیت: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (پ:٦، رکوع:٧)

تیسری آیت میں فرمایا:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تم فرماؤ لوگوں کو خدا کے فضل اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے یہ بہتر ہ ان چیزوں سے جو جمع کرتے ہیں۔ (پ:۱۱، رکوع:۱۱)

چوتھی آیت میں فرمایا: لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ۔

"تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(پ:۲٦، رکوع:۹)

پانچویں آیت میں فرمایا: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

"اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔" (پ:۳۰، رکوع:۱۸)

ان پانچ آیات مبارکہ اور دیگر بکثرت آیات کی روشنی میں میلاد شریف کی عظمت و شان اور برکت واہمیت ہر صحیح العقیدہ اور سلیم الطبع مسلمان پر واضح وظاہر ہے۔ ان آیات میں اللہ کریم نے محافل میلاد وجلوس ہائے مبارکہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کے شکریہ۔ نور کے سرور۔ اللہ کے فضل ورحمت پر خوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور اللہ کی نعمت عظمیٰ کے ذکر وچرچا پر

مشتمل ہیں۔اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا احسان۔اللہ کا نور اللہ کا فضل، اللہ کی رحمت اور اللہ کی نعمت جانتا اور مانتا ہے۔اس کو میلاد شریف کے جواز و استحسان میں کسی قسم کا انکار و شبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حدیث شریف کے بیان کے مطابق بھی جب رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بدیں الفاظ اپنی ولادت و یوم ولادت کی اہمیت واضح فرمائی کہ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ یعنی اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن کا نزول ہوا۔'' (مسلم شریف)

عملِ اُمت قرآن و حدیث کے بیان کے بعد اگر اُمت کا عمل اور اہل اسلام کا تعامل دیکھا جائے تو اس میں بھی سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت کی تائید اور میلاد شریف کی ترغیب ہی ظاہر ہوتی ہے۔اور ائمہ کرام۔بزرگان دین اور سلاطین اسلام و مشاہیر قوم ذکر حبیب و میلاد شریف کی تعریف و ستائش میں رطب اللسان و متفق البیان نظر آتے ہیں۔بطور تبرک اہل محبت کے دلوں کی تازگی اور محرومین کے دلوں کی بیداری کے لیے صرف چند حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام امام الحفاظ شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے اصل ثابت پر میلاد شریف کی تخریج ظاہر ہوئی ہے۔اور وہ اس طرح کہ بخاری مسلم میں ثابت ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا اور جب انہیں اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ عاشورہ کے دن اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی۔اس لیے ہم اس کے شکریہ میں روزہ رکھتے ہیں۔اس حدیث سے جس دن اللہ نے نعمت عطا فرمائی یا زحمت دفع فرمائی۔اس معین دن میں شکر بجالانا اور ہر سال اسی دن اس کا اعادہ کرنا مستفاد ہوا۔اور اللہ کا شکر نفل روزہ صدقہ خیرات تلاوت وغیرہ عبادات کی ہر قسم سے حاصل ہوتا ہے۔اور جس دن اس نبی رحمت ﷺ کا ظہور ہوا۔اس مہینہ کے کسی دن یا سال کے کسی دن بھی عمل میلاد ہونے میں کوئی حرج نہیں بہر حال یہ عمل میلاد کی اصل ہے۔

(حسن المقصد فی عمل المولد)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کے استحباب پر حسن المقصد فی عمل المولد کے نام سے ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں ایک دلیل یہ بھی ارشاد فرمائی ہے کہ امام بیہقی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ فرمایا۔ حالانکہ آپ کی ولادت کے ساتویں دن آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب بھی آپ کا عقیدہ ادا کر چکے تھے، لہٰذا حضور ﷺ کا دوبارہ عقیقہ فرمانا اس پر معمول ہوگا۔ کہ آپ نے اپنے رحمۃ اللعالمین ﷺ مبعوث ہونے پر اللہ کے شکریہ اور اپنی اُمت کی تعلیم کے لیے ایسا فرمایا۔ پس حضور ﷺ کی پیدائش پر اجتماع کرنا کھانا کھلانا اور اس قسم کی نیکیوں کو بجالانا اور خوشیوں کا اظہار کرنا بطور شکر ہمارے لیے مستحب ہے۔ (حسن المقصد فی المولد)

علامہ علی رحمۃ اللہ علیہ نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کو نقل فرما کر ثابت رکھا ہے۔ نیز میلاد شریف کے بیان میں "الکوکب المنیر فی المولد البشیر والنذیر" کے نام سے ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اور قیام تعظیمی کے متعلق لکھا ہے کہ "بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت تعظیماً کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس ہیئت کے ساتھ یہ قیام بدعت لااصل ہے۔ لیکن بدعت حسنہ ہے۔ اس لیے کہ ہر بدعت مذموم نہیں ہوتی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجتماع تراویح کے متعلق فرمایا تھا نعمت البدعت یہ اچھی بدعت ہے۔ امام شافعی قدس سرہٗ فرماتے ہیں جو نئی چیز کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے مخالف ہو وہی بدعت ضلالت ہے اور جو بدعت اجماع و اثر کے مخالف نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے۔

عالم اُمت مقتدائے ائمہ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قیام تعظیمی فرمایا اور آپ کے زمانہ کے مشائخ اسلام نے اس سلسلہ میں آپ کی پیروی کی۔ جس سے مجلس میں بڑا انس پیدا ہوا اور اقتداء کے لیے اتنے کثیر اور اتنے بڑے مشائخ کا عمل کافی ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ ص:۸۰)

امام نووی شارح مسلم کے شیخ حضرت امام ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ہمارے زمانہ میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد شریف کے دن جو صدقات نیک کام اور زینت خوشی کا اظہار

کرنے والے کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم اور جذبہ شکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو پیدا فرما کر ہم پر احسان کیا۔ (السیرۃ الحلبیہ ص: ۸۰)

امام ابن جوزی اپنے رسالہ ''المیلاد النبوی'' میں فرماتے ہیں کہ مکہ مدینہ مصر یمن، شام، و تمام، بلاد عرب اور مشرق و مغرب میں اہل اسلام ہمیشہ میلاد شریف کی محافل منعقد کرتے ہیں۔ ربیع الاول کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں، غسل کر کے اچھے کپڑے پہنتے سرمہ لگاتے، خوشبو چھڑکتے، اپنا مال خرچ کرتے اور میلاد شریف سننے کا اہتمام بلیغ فرماتے ہیں۔ اور اجر عظیم و فوزِ عظیم حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ میلاد شریف کی برکت سے مال میں اولاد میں گھروں میں شہروں میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت کشائش رزق سکون و قرار اور امن کا سال بھر ظہور ہوتا ہے۔ (المیلاد النبوی، ص: ۹۵)

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہیت موجودہ میلاد شریف کا سلسلہ مبارکہ قرون ثلاثہ کے بعد جاری ہونے کے باوجود اُمت میں ایسا مقبول ہوا کہ تمام روئے زمین اور بڑے بڑے شہروں میں اہل اسلام ہمیشہ میلاد شریف کراتے ہیں۔ مختلف صدقات بانٹتے ہیں اور مولود شریف پڑھتے ہیں۔ جن کی برکات سے ان پر فضل عمیم کا ظہور ہوتا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، ص: ۸۰، ج: ۱)

اہل سنت پھرتے ہیں خوش خوش کہ ہے شہر السرور
دشمنوں کو ہے محرم عید میلاد رسول

☆☆☆☆☆

اہلِ اسلام کو

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک ہو۔

منجانب: ادارہ

معلّم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

﴿از: ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری﴾

علم ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو اپنی ذات کا عرفان اور اُسے کائنات میں موجود ہر تخلیق کی پہچان عطا کرتا ہے۔ علم لغت کے مطابق ''کسی چیز کی حقیقت کا ادراک علم کہلاتا ہے''۔ (امام راغب اصفہانی، المفردات) جبکہ اصطلاحاً علم اس صنف کا نام ہے جس کے ذریعے کسی شئے کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔

اسلام میں علم کی اہمیت مسلمہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوئی اس کا آغاز ان الفاظ میں ہوتا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ○ (العلق:۱۔۵)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھیئے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا فرمایا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیئے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ علم کی فضیلت کا بیان اس انداز میں کیا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (الزمر:۹)

ترجمہ: آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیں کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور فرمودات عالیہ میں علم کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جس کی روشنی میں یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علم مومن کا خزینہ، منزل کے لیے مینارہ نور، عرفانِ حق اور عرفانِ ذات کے لیے وسیلہ ہے۔

علم کی اہمیت کے حوالے سے سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے مزیّن ایک گلدستہ ہم یہاں پیش کررہے ہیں۔ جس سے اس بات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب علم اور علم کی قدر و وقعت کتنی زیادہ ہے:

(۱)......سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے''۔ (ابن ماجہ)

(۲)......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ۱۲۔۱۸۰)

(۳)......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلے وہ جب تک علم حاصل کر کے واپس نہ آجائے، اللہ کی راہ میں رہتا ہے''۔ (ترمذی، کتاب العلوم)

(۴)......سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فقیہ (عالم) شیطان کے مقابلے میں ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے''۔ (ترمذی، کتاب العلوم)

(۵)......رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تو عالم یا متعلم (طالب علم) کی حالت میں صبح کر، اس کے علاوہ صبح نہ کر''۔ (طبرانی: جلد اول: ۱۵)

(۶)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''علم حاصل کرو اور دوسروں کو علم دو''۔

(سنن الدار قطنی، کتاب الفرائض، سنن الدارمی)

(۷)......ایک بار نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں مجلس ذکر اور مجلس علم کو دیکھا تو آپ ﷺ مجلس تعلیم و تعلم میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے معلّم بنا کر بھیجا ہے۔'' (سنن الدارمی)

(۸)......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اہل علم انبیاء کرام کے نائب ہیں اور اہل علم انبیاء کے وارث ہیں''۔ (مجمع الزوائد: کتاب العلم)

(۹)......ایک اور حدیث مبارکہ ہے: ''قلیل علم کا حاصل کرنا عبادت کی کثرت سے بہتر ہے۔'' (طبرانی، الہیثمی)

(۱۰)......ایک حدیث مبارکہ میں عالم کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی ہے ''عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر ہو''۔ (الجامع الترمذی)

(۱۱)......علم و حکمت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کلمۂ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے تو جہاں اسے پائے لے لے''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۲)......سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت سرخ دھاریوں والی چادر اوڑھے ہوئے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ میں علم حاصل کرنے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید کہو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور پھر کثرت سے اُوپر تلے آکر جمع ہوتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں، جو وہ حاصل کر رہا ہے''۔ (مجمع الزوائد: ۱۔ ۳۲۸)

(۱۳)......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس میں سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک اس کی سیرابی کے آثار محسوس کر رہا تھا پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر ارشاد فرمائی، ارشاد فرمایا ''علم''۔

(صحیح بخاری: کتاب العلم)

(۱۴)......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تمہارے پاس مشرق کی طرف سے لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے، جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ جناب ابوسعید خدری کے شاگرد ہارون عبدی روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید اُن لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (جامع ترمذی: ابواب العلم)

(۱۵)......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوں سے جھگڑنے اور مجلس جمانے کے لیے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے لیے آگ ہے آگ''۔ (سنن ابن ماجہ)

(۱۶)......ایک حدیث کا مفہوم ہے ''علماء کی مثال ستاروں کی مانند ہے (جن سے خشکی اور تری

کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے)۔(مسند احمد)

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ معلم انسانیت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں علم کی ترویج و ترغیب اور اہل علم کی فضیلت کے لیے کس طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی۔

(1) مسجد:اولین مرکز تعلیم و تربیت:

اسلام میں مسجد کو فرزندانِ توحید کی تعلیم و تدریس اور تربیت میں ہمیشہ سے مرکزی اہمیت حاصل رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلا جو اہم کام کیا وہ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کا ہے۔ مسجد کے قیام کے بعد پنج وقتہ نماز کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں حاضر ہوتے اور یہاں نبی کریم ﷺ کی پیاری پیاری باتوں سے فیضیاب ہوتے۔ جس بات کی سمجھ نہ آتی تو اس کی وضاحت اور تشریح آقائے دوعالم ﷺ کی زبانِ اقدس سے سنتے۔ اور یہی مسجد خطہ عرب کے دور دراز علاقوں سے آنے والے وفود کی رہائش اور تربیت کے لیے بھی استعمال کی جاتی رہی۔

(2) صفہ کی درسگاہ کا قیام:

نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کے اندر موجود ایک چبوترے (صفہ) کو ہمہ وقتی اقامتی تدریسی ادارے کے طور پر استعمال کیا۔ اس طرح ایک تو مالی طور پر بے سہارا، تنہا اور بے گھر صحابہ کو ٹھکانہ میسر آیا تو دوسری جانب اُن کی علمی اور فکری تربیت کا بہترین وسیلہ بھی بن گیا۔ اصحابِ صفہ ہمہ وقت براہ راست معلم انسانیت رہبر کائنات ﷺ سے اکتسابِ علم کرتے۔ اصحاب صفہ کی تعلیم و تدریس کا خصوصی اہتمام یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم و ادراک سے کس قدر محبت تھی۔

(3) مدینہ منورہ کی دیگر درسگاہیں:

مسجد نبوی میں صفہ کی اقامتی درسگاہ کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ میں کم از کم نو مساجد اور ایسی تھیں جن میں بچوں کو قرآن مجید کی تدریس کی جاتی تھی۔ سیرت نگاروں کے مطابق ان مساجد کو اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ مسجد قبا میں بھی ایسا ہی ادارہ قائم تھا۔ جہاں نبی کریم ﷺ ہر ہفتے تشریف لے جاتے اور ذاتی طور پر اس کی نگرانی فرماتے تھے۔

(4) وفود کی تعلیم و تربیت کا انتظام:

عرب کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے قبائل کے جید اور برگزیدہ افراد پر مشتمل وفود اور قافلے نبی کریم ﷺ کی زیارت اور آپ ﷺ کی تعلیم سے اکتساب فیض کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوتے۔ ان کے آنے سے مدینہ منورہ میں ایک طرح سے چہل پہل ہو جاتی۔ اکثر وفود کو مسجد نبوی ﷺ میں خیمے لگا کر ٹھہرایا جاتا۔ جہاں ان کی خوب آؤ بھگت ہوتی اور ان کو موقعہ میسر آتا کہ وہ مسلمانوں کو نماز کی صورت میں عبادت کرتے ہوئے دیکھتے اور نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار کا مشاہدہ کرتے۔ نیز آپ ﷺ کے فرمودات، ارشادات عالیہ اور خطبات سے بھرپور استفادہ کرتے۔ گویا ان قبائلی وفود کو تعلیم و عرفان کا ہر ذریعہ میسر آتا۔ رسول اکرم ﷺ کے علاوہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ان وفود کو قرآن و شریعت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ سیرت کی کتابوں میں جن اہم وفود کا ذکر موجود ہے وہ اس طرح سے ہے:

☆......قبیلہ عبدالقیس کا وفد کفر کی حالت میں آیا لیکن اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے انوار سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ مشرف با اسلام ہونے کے بعد یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے فقہ اور قرآن کے بارے میں علم حاصل کیا کرتے تھے۔ (ابن سعد: الطبقات الکبری، جلد اول)

☆......قبیلہ بنی بلّی کا وفد مدینہ منورہ میں آیا تو اسے بنی حدیلہ کے مکان میں اتارا گیا۔ خاطر مدارت کے بعد رویفع بن ثابت بلوی ارکان وفد کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ وہاں قیام کے دوران انہوں نے دین کی تعلیم حاصل کی۔

☆......وفد ثقیف کے افراد مسجد نبوی ﷺ کے اندر خیموں میں مقیم رہے۔ وہاں انھوں نے اسلامی تعلیمات سے استفادہ کیا اور قرآن پاک پڑھنا سیکھا اور قرآن کی تعلیم حاصل کی۔

☆......وفد غامد جنت البقیع کے علاقے میں اُترا اور انھوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔

(5) عورتوں کی تعلیم کا اہتمام:

معاشرے میں عورتوں کی تعلیم و تربیت بھی اسی قدر اہمیت کی حامل ہے جتنی کہ مردوں

کی۔ بلکہ عورتیں تعلیم کی زیادہ حق دار ہیں کہ انھوں نے اولاد کی پرورش بھی کرنا ہوتی ہے۔ اور کہاوت بھی ہے کہ بچے کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہے۔ پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم وتدریس کا خصوصی اہتمام فرمایا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مردوں نے آپ (کے فیض) سے ہماری نسبت زیادہ حصہ لیا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ (ہفتے میں) ایک دن ہماری تعلیم کے لیے مقرر فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اُن سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس میں آپ ﷺ عورتوں کو تعلیم دیتے اور پند ونصائح فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری: کتاب العلم)

اسی طرح آپ ﷺ نے کنیزوں کی تعلیم وتربیت کا حکم بھی دیا گویا پسماندہ طبقہ بھی تعلیم میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

نبی پاک ﷺ نے ازواج مطہرات کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام فرمایا، سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں اور ان کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے دی تھی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فقہ، دیگر دینی علوم، نیز ادب، شعر و شاعری اور طب میں بڑا عبور تھا اور آپ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ میں قرآن و حدیث کا درس دیا کرتی تھیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ کا ایک بڑا حصہ جو خواتین کے مسائل پر مبنی ہے وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے توسط سے ہی امت تک پہنچا ہے۔

الغرض تعلیماتِ مصطفوی ﷺ کی روشنی میں علم وتعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اہل علم کا مقام ومرتبہ بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

صلی اللّٰہ علی النبی الامّی وعلٰی آلہٖ وبارك وسلم



عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم اسلام میں اہمیت

محمد شوکت قادری

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے ساری دنیا پر گمراہی کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ خیابان ہستی اجڑا پڑا تھا۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں، چاند ستاروں، درختوں اور سورج کو پوجا کرتے تھے۔ فارس میں آتش پرستی ہوتی، ہندوستان میں چاند، سورج اور جانوروں کی پوجا ہوتی، چین میں بادشاہ وقت کو خدا سمجھا جاتا، عرب فسق و فجور بے حیائی اور زنا کاری پر نازاں تھا۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا۔ عرب کا ہر گھر شراب کا میخانہ تھا۔ عریانی اور فحاشی کا یہ عالم تھا کہ کعبہ کے طواف کے وقت مرد اور عورتیں برہنہ طواف کرتے۔ غرض یہ کہ تہذیب وتمدن اخلاق و شرافت دم توڑ چکے تھے۔ انبیاء کرام کی تعلیمات یکسر بھلا دی گئی تھیں۔ عورت کو بدترین مخلوق اور خواہش نفس کا ذریعہ سمجھا جاتا۔ قریب تھا کہ ساری دنیا گمراہیوں کے سبب برباد ہو جاتی کہ اچانک فاران کی چوٹیوں سے ایک رحمت بھری گھٹا اٹھی اور ایسی برسی کہ دنیا عالم میں پھر آثار حیات نمودار ہونے لگے۔ انسانیت کے مردہ چہرے ایک مرتبہ پھر کھلنے لگے۔ وقت بھی کیا سہانا ہے نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔ اچانک شور بپا ہوا وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونجی، ایک ندا دینے والا ندا دے رہا ہے اے لوگو! صدیوں سے جس کا انتظار تھا وہ آ گیا۔ دیکھو دیکھو وہ ستارہ طلوع ہو گیا کہ جن کے وسیلے سے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح دعا مانگی یا رب اسئلك بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفرلی ۔اے پروردگار میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنی مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ جن کے بارے میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح دعا کی وابعث فیھم رسولا منھم اے کعبہ کے رب میرے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اپنے عظمت والے رسول نبی آخر الزماں کو مبعوث فرما دے۔ جن کے لیے زبور میں حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام پہ یہ وحی نازل ہوئی یاداود انه سیانی بعدك من اسمعه احمدو محمد اے داؤد عنقریب تمہارے بعد وہ تشریف

لانے والے ہیں جن کا نام احمد اور محمد ﷺ ہے۔ (بیہقی شریف)

جن کا تورات شریف میں ذکر آیا اور جن کا نعرہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس طرح بلند کیا کہ ''جو احمد ﷺ پر ایمان نہیں لائے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام نیکیوں کو مردود کردے گا''۔ (مطالع المسرات) جن کا تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے اس طرح کیا۔ ''میرے بعد ایک عظمت والے رسول تشریف لانے والے ہیں جن کا نام نامی و اسم گرامی احمد ہوگا'' ہاں ہاں! یہ وہی مقدس رسول ہیں کہ جن کا خطبہ ہر نبی نے پڑا اور ہر نبی نے اپنی امت کے دلوں میں ان کی محبت و عقیدت اور خواہش دید کا ایسا سکہ بٹھا دیا کہ یہ لوگ صبح و شام ان کی جلوہ گری اور تشریف آوری کا بے چینی کے ساتھ انتظار کرتے رہے۔ اے غفلت کی نیند سونے والو! جاگ جاؤ وہ شرک و کفر کے پردے کو چاک کرنے والا آ گیا۔ بصرہ اور شام کے محلات جن کی نورانی کرنوں سے نظر آنے لگے۔ سارے عالم میں چاندنا ہو گیا۔ تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو بہار ہی بہار ہے، مسرتیں پھوٹ رہی ہیں، مہکی مہکی فضائیں مست مست ہوائیں جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں۔ توحید کا غلغلہ اٹھا آفتاب رسالت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاق انسانی کا آئینہ چمک اٹھا۔ اس آفتاب رشد و ہدایت کی روشن و تاباں چمک نے ظلمتوں کا جگر چاک کر دیا۔

ڈوبتے ہوئے ابھرنے لگے سہے ہوئے چہکنے لگے، روتے ہوئے ہنسنے لگے۔ صدیوں سے دبے ہوئے سرفراز ہونے لگے، خون کے پیاسے محبت کرنے لگے۔ زندگی میں ایسا نکھار آیا کہ سب کھل اٹھے۔ رنج و غم دور ہونے لگے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر نکھار آ گیا۔ بارہ ربیع الاول کی تاریخ ہے آج ان کی آمد کا دن ہے، آج عید کا دن ہے، آج خوشی کا دن ہے، آج جشن بہاراں کا دن ہے، مومنو! خوشیاں مناؤ عاشقو! جھوم جاؤ، دیکھو دیکھو اللہ کے پیارے حبیب شاہ حرم، حکمران عرب، فرماں روائے عالم، شہنشاہ کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عالم دنیا میں تشریف لے آئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کا تعارف اپنی مخلوق سے اس طرح کرایا۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين۔ (سورۃ الانبیاء) اے محبوب ﷺ ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لیے صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ مسلمانو! بارہ ربیع الاول کا مقدس دن وہ مبارک دن ہے جس دن پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ عالم دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ حضور سرور کونین ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا حکم الٰہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا (سورہ یونس:85) ترجمہ: آپ کہیے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ حضور ﷺ چونکہ تمام عالمین کے لیے رحمت بنائے گئے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم رحمت ہیں لہٰذا اس رحمت الٰہی پر خوشی منانا حکم الٰہی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: واما بنعمة ربك فحدث۔ (پ:۳۰۔ع:۱۸) اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرماتا ہے اور آپ ﷺ پر اپنی نعمتیں تمام کردیں قرآن مجید کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام نعمتوں کی اصل ہیں لہٰذا اس عظیم نعمت کا چرچا کرنا حکم الٰہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی۔ (پ:۷،ع:۵) دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دستر خوان نازل ہوا تو انھوں نے اس دن کو اپنے لیے اور اگلوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے عید اور خوشی کا دن قرار دیا تو جس دن تمام نعمتوں کی اصل محبوب رب کائنات اس عالم دنیا میں تشریف لائے تو وہ دن پورے عالم اسلام کے لیے کیوں نہ عید ہوگا۔ مذکورہ بالا قرآنی ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نعمت پر خوشی کا اظہار کرنا اور ان نعمتوں کا چرچا کرنا حکم الٰہی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں حضور ﷺ کی ولادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے محظوظ ہو کر حمد الٰہی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران حضور ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا۔ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعا

مانگ رہے ہیں اور جو شخص تمہاری طرح میلاد شریف منعقد کرے وہ تمہاری طرح نجات پائے گا۔
(دیکھئے الدادا لمنظم فی المولد النبی ﷺ)

حضرت علامہ بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ بن جائے گی اور جو میلاد مصطفی ﷺ پر ایک درہم خرچ کرے حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمالیں گے جو قبول ہوگی۔ (دیکھئے مولاد العروس صفحہ ۹) حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صحابی رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک بیان نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب ابولہب مرگیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اس کنیز کو خوش ہو کر آزاد کر دیا۔

(دیکھئے فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۹ صفحہ ۱۱۸)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد کرنے والوں کے لیے سند و دلیل ہے کہ حضور ﷺ کی میلاد کی سب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں ابولہب جو کافر تھا جب حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی اور کنیز آزاد کر دینے کی اسے جزا دی گئی تو مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور مسرت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے۔ (دیکھئے مدارج النبوہ جلد دوئم صفحہ ۲۴)

مذکورہ بالا ارشادات سے اس حقیقت کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ میلاد شریف دور صحابہ سے آج تک اہل اسلام مناتے آئے ہیں اور مناتے رہیں گے۔ اس کار خر پر تمام عالم اسلام نے پاکیزہ جذبات کے ساتھ عمل کیا۔ جلیل القدر علمائے دین نے میلاد پاک کی حقانیت پر جامع کتابیں تحریر فرمائیں۔ کسی بھی قابل ذکر عالم دین نے اس کار خیر عمل کو بدعت ناجائز یا حرام قرار نہیں دیا۔ آپ کا یوم ولادت منانا ہرگز شرک نہیں۔ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے جب کہ حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ آئے تو شرک کا خاتمہ ہوا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وذکروھم بایام اللہ (سورہ ابراہیم آیت:۱۴) ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے اس کی نعمتیں مراد ہیں یا وہ بڑے بڑے واقعات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے واقع ہوئے۔ قرآن مجید کا مذکورہ بالا ارشاد حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی اور اس کی یاد تازہ کرنے کی تلقین کررہا ہے کیونکہ دنیا میں سب سے بڑی نعمت حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ تاریخ انسانیت میں کوئی بھی واقعہ آپ کی ولادت سے بڑھ کر عظیم الشان اور یادگار نہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ارشاد فرمایا: ومبشرام برسول یاتی من بعدی اسمعہ احمد

ترجمہ: اور میں اس عظمت والے رسول کی خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ﷺ ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضور سرور کونین ﷺ کی تشریف آوری کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اور خوشخبری کہا جس سے یہ واضح ہوا کہ حضور ﷺ کی پیدائش کا دن خوشی منانے اور شادمانی اور مسرت کا دن ہے۔ ہر دور میں خوشی منانے کا یہی طریقہ چلا آرہا ہے۔ کہ انسان جب کبھی خوشی مناتا ہے تو اپنے جسم اور لباس کو زینت دیتا ہے۔ اپنے مکان، اپنی دکان اور گھر کے سامان کو صاف ستھرا کرکے آراستہ کرتا ہے۔ طرح طرح کے پکوان پکاتا ہے اور فرط محبت میں وہ کھانا لوگوں کو کھلاتا ہے جب اس حقیر دنیا میں ایک خوشی کی خاطر اس قدر اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ تو غور فرمائیے ایک مومن مسلمان کے لیے اپنے نبی کی اس دنیا میں تشریف آوری سے بڑھ کر کون سی خوشی ہوسکتی ہے جو اس کے لیے فلاح دارین کا ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل ایمان ہر دور میں بارہ ربیع الاول کو عید اور خوشی کا دن سمجھتے آئے ہیں اور اس تاریخی اور یادگار دن کو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ مناتے آئے ہیں اپنے مکانوں، دکانوں، گلیوں، سڑکوں اور گاڑیوں کو سجاتے ہیں۔ ذکر میلاد کی محفلیں سجاتے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ عمدہ لباس زیب تن کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے محفل نعت، محفل میلاد اور صلوٰۃ وسلام پڑھ کر اپنی ایمانی بشاشت اور روحانی شادمانی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ مسلمان مرد و عورت جو بارہ ربیع میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور اس طرح اپنی شادمانی اور مسرت کا اظہار کر کے وہ لوگ قرآن مجید کے فرمان پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں اور اپنے ایمان و عمل کو دنیا کو نور ایمان کی روشنی سے اس طرح جگمگا دیتے ہیں کہ ان کی وجود ہستی کا ہر ہر ذرہ رشک آفتاب و ماہتاب ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر سال بارہویں شریف کے میلاد شریف میں طعام اور شیرینی تقسیم کرتا تھا مگر ایک سال کچھ تنگ دستی ہو گئی تو میں نے بھنے ہوئے چنے پر فاتحہ دے کر بارہویں شریف کے میلاد میں تقسیم کر دیا تو مجھے خواب میں حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ خوش ہو رہے ہیں۔ (دیکھئے کتاب الدر الثمین)

سبحان اللہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کرم نوازیوں پر قربان جائیے۔ آپ ﷺ اپنی امت پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں کہ اپنے ایک مسکین امتی کے بھنے ہوئے چنوں کو قبول فرمالیا اور اپنے دیدار سے نواز دیا۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس عظیم ترین دن کی یاد منانے اور پیغمبر اسلام کی بارگاہ میں اپنی نیازمندی اور عقیدت کا اظہار کرنے کے لیے ربیع الاول کے مقدس مہینے کی آمد پر ہی محفل میلاد کا اہتمام کریں۔ اپنے گھروں پر سبز سبز پرچم لہرائے جائیں، غرباء اور فقراء میں خیرات کریں، گھروں پر چراغاں کریں، جلوس نکالیں اور حضور سرور کونین ﷺ کے ارشادات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں نماز روزے کی پابندی کریں اور دیگر فرائض و واجبات ادا کریں۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کو ناکام بنا دیں۔ اسی میں ہمارے لیے کامیابی و کامرانی پوشیدہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس مقدس ماہ کے صدقے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ



پیغام میلاد

﴿قاضی عبدالنبی کوکب رحمۃ اللہ علیہ﴾

ولادت نبوی کی تقریب سعید عالم تہواروں اور تقریبوں کی طرح محض ایک رسمی تقریبات نہیں بلکہ اگر اس تقریب کو اس کے اصل تقاضوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ تقریب عظیم ملت اسلامیہ کی حیات اجتماعی کے مقصدی اور بنیادی اقدار اور رجحانات کا اظہار واعلان کرتی ہے۔ نیز امت کو اس کے مخصوص قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اس کے مقاصد حیات یاد دلاتی ہے سب سے پہلے بات جو سامنے آتی ہے کہ تقریب کے منانے میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف ملکوں میں بسنے والے دنیا بھر کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ یہ شرکت عامہ، جس میں مشرقی ہونے یا مغربی ہونے، سفید فام ہونے یا سیاہ فام ہونے، مہذب ہونے یا پس ماندہ ہونے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا اور یہ تقریب ہمہ گیر، جس میں عربی بھی شامل ہیں اور عجمی بھی، افریقی بھی اور ایشیائی بھی، اس حقیقت کو آشکارا کرتی ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان قوموں اور اقلیموں کے اختلاف کے باوجود آج تک ہادی اسلام سے مکمل وابستگی رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی نے اپنے لیے کوئی نیا ہادی اختیار نہیں کیا۔ اس طرح یہ تقریب دنیا والوں کے سامنے مسلمانوں کی عدیم النظر وحدت قومی کی ایک ٹھوس بنیاد واضح کرتی ہے اور دوسری طرف خود مسلمانوں کو احساس دلاتی ہے کہ یہ ہادی اسلام ہی کا تعلق ہے جو رنگ، نسل، زبان اور وطن کی تفریقات میں جکڑے ہوؤں کو ایک رشتہ میں پروتا ہے لہٰذا سب مسلمانوں کے لیے ہدایت کا منبع ومرکز وہ ہادی ہے جس کی یاد آج تک اس امت کو ایک عالمگیر وحدت کی طاقت وررکشش اور وابستگی عطا کیے ہے۔

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں سبب با یک دگر پیوستہ ایم

رسول اکرم ﷺ کو ہادی تسلیم کرنے کے بعد اس کا یہ لازمی تقاضا خود بخود ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ امت آج بھی اس پیمان کو تسلیم کرتی ہے جو اس نے مدتوں پہلے ہادی اسلام سے باندھا تھا۔ اس ملت نے جو رشتہ تعلق چودہ سو برس پہلے اپنے عظیم رہنما سے قائم کیا تھا اس کا احترام ان

کے دلوں میں آج تک موجود ہے۔ اگر آج اس رابطہ کے وجود کا اعتراف مسلمانوں میں نہ ہو تو پھر وہ کون سی طاقت ہے جو ان سے اس یادگار کو منانے کا اس قدر اہتمام کرواتی ہے اور وہ کونسا جذبہ ہے جو اس تقریب سعید کے موقع پر ان کے دلوں میں ایک بے مثال مسرت کی لہریں پیدا کرتا ہے۔

اس تقریب کے دو لازمی تقاضوں کا ذکر اوپر ہو چکا۔ پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانان عالم پیغمبر اسلام کو آج بھی اپنا ہادی تسلیم کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اس عہد و پیمان کا بھی انہیں احترام ہے جو ہادی اسلام سے کیا گیا تھا لیکن غفلت اور بد قسمتی یہ ہے کہ اس عہد و پیمان کی حقیقت اور اس کے تقاضے مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ اگر ذرا غور کیا جائے تو یہی تقریب سعید ہماری اس غفلت کو بھی دور کرتی ہے اپنے ہادی کی یاد مناتے ہوئے یہ بات قدرتی ہے کہ ان کا عہد و پیمان بھی یاد آجائے اور اس عہد کے پیش نظر جو نصب العین اس قوم کے سپرد ہوا تھا، وہ بھی اس پر واضح ہو جائے کیونکہ ہم حضور اکرم ﷺ کی یہ یادگار محمد ابن عبداللہ ہونے کی حیثیت سے یا تاریخ کا ایک مشہور انسان ہونے کی حیثیت سے نہیں مناتے بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کی حیثیت سے اور خدا کے بھیجے ہوئے آخری نبی ہونے کی حیثیت سے مناتے ہیں اور رسالت و نبوت کے منصب کی غرض و غایت و نصب العین ہی ہے جو انبیاء علیہم السلام کو ان کے خدائے برتر کی طرف سے سپرد ہوا۔ اس لیے رسول اکرم ﷺ کی یاد منانے والے ان کے نصب العین کو ان کی یاد سے جدا نہیں کر سکتے اور اس یاد کی عظمتوں کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اس کے ساتھ نبوت کے نصب العین کا تصور تازہ ہو جاتا ہے لہٰذا اس موقع پر دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ایک یہ چیز بیان کی جائے کہ رسول اکرم ﷺ کا نصب العین کیا تھا؟ تا کہ ان کی یاد منانے والے ان کے نصب العین کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور ان کی یاد کو محض رسمی طور پر منا کر نہ رہ جائیں۔ دوسری یہ چیز سمجھائی جائے کہ یہ نصب العین رسول خدا ﷺ کو کس قدر پیارا تھا تا کہ اس نصب العین کی اہمیت واضح ہو جائے۔

رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا نصب العین اس نظام حق کو دنیا میں کامیاب کرنا تھا، جس کی ہدایت آپ کو خداوند قدوس نے کی اور جس کی روشنی میں پوری زندگی رضائے الٰہی کے سانچوں میں ڈھل جاتی ہے۔ آپ نے بندگان خدا کے سامنے اس نظام کی تشریح کی۔ اس کی تبلیغ و اشاعت

کے لیے تمام ملکی وسائل اختیار کیے۔ اس کے راستے میں آنے والی تمام صعوبتوں کا استقلال سے مقابلہ کیا اور بالآخر اس نظام حق کو زندگی میں عملاً نافذ کر کے چھوڑا۔ نیز اپنی امت پر اس کے استحکام وتحفظ کی راہیں خوب واضح کر دیں۔ حضور ﷺ اس نصب العین کے لیے بعثت کے دن سے لے کر عمر کے آخری لمحے تک کام کرتے رہے چونکہ یہ مشن آپ ﷺ کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے سونپا گیا تھا لہٰذا یہی مشن آپ ﷺ کی زندگی کی متاع عزیز ترین تھا۔ آپ ﷺ اس کو دوست سمجھتے جو اس نظام کو برحق مانتا اور اس سے آپ ﷺ کے تعلقات کٹ جاتے جو اس نظام حق سے منہ موڑتا۔ اس نصب العین پر آپ پیاری سے پیاری چیزیں قربان کرتے رہے۔ آپ کی زندگی دکھوں سے بھر دی گئی۔ مصائب و مشکلات کے طوفان اٹھائے گئے بدتمیزی اور دھاندلی کی آندھیاں چلائی گئیں لیکن آپ ﷺ اپنے موقف سے ہرگز نہ ہٹے۔ وہ دردناک منظر سامنے لایئے جب آپ کے راستوں میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، گڑھے کھودے جاتے تھے، چھتوں سے کوڑا کرکٹ گرادیا جاتا تھا، عبادت کرتے ہوئے کبھی کوئی بدبخت آپ ﷺ کی گردن میں کپڑا ڈال کر کھینچتا اور کبھی پشت مبارک پر آلودگی ڈالی جاتی۔ نوبت یہاں تک آئی کہ آپ ﷺ کو اپنے وطن میں جینا مشکل ہو گیا اور قوم والوں نے قتل تک کا فیصلہ صادر کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ سب کچھ کیوں رونما ہوتا تھا؟ یہی قوم آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتی تھی اب ان کے رویے میں یہ یکسر تبدیلی کیوں آگئی۔ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ قوم اس نظام حق کو برداشت نہیں کرتی تھی جو رسول اکرم ﷺ پیش فرماتے تھے اہل باطل کی کوشش یہ تھی کہ تکلیفیں دے کر مصیبتوں میں مبتلا کر کے اور ظلم ڈھا کر آپ ﷺ کو اس راستے سے ہٹا دیا جائے، لیکن حضور ﷺ نے اپنے اس پیارے نصب العین کو کسی قیمت پر بھی ترک نہ کیا۔

آپ ﷺ کے ذاتی دکھوں کے بعد ایک دوسری ناقابل برداشت چیز یہ تھی کہ حضور ﷺ کے عزیزوں، غلاموں، دوستوں اور اسلام لانے والے ساتھیوں کی زندگیاں اجیرن بنا دی گئیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ابتلا مشہور ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی کمر میں تلواروں اور بھالوں کے گہرے زخم پڑ گئے۔ بہت سے صحابہ اسی طرح کے دکھ سہتے سہتے جام شہادت نوش کر گئے۔ حضور ﷺ یہ سب کچھ دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ اگر میں باطل سے صلح

کرلوں تو یہ دور ابتلا ختم ہوسکتا ہے بلکہ اس صورت میں دولت رشتے اور اقتدار آپ ﷺ کے قدم چومتے لیکن آپ قربانیوں میں سے برابر گزرتے گئے اور اپنا کام کرتے رہے۔

اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی نگاہ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بھی اس قدر پیاری نہ تھی جس قدر اللہ کا عطا کیا ہوا یہ حق نصب العین پیارا تھا۔ سو کیا آج کے مسلمان اس تصور میں ہیں کہ وہ اپنی زندگیاں اس نصب العین کی خدمت سے خالی رکھتے ہوئے ہادی اسلام ﷺ کی محبت کے دعویٰ میں سچے تسلیم کرلیے جائیں گے۔ کیا ہم صحابہ اہل بیت اطہار سے اونچا مقام رکھتے ہیں کہ وہ تو اپنے محبوب کی رضا کی راہوں میں وطن، مال، اولاد اور جان کی قربانیاں پیش کردیں اور ہم رسول ﷺ کی کھلی کھلی نافرمانیوں کے باوجود محب صادق اور عاشق زار قرار پائیں۔ باتیں بنانے اور زبانی جمع خرچ کرنے سے حقائق تبدیل نہیں ہوسکتے۔ ہم اپنی زبان کے دعوؤں سے خواہ کچھ بھی بنتے پھریں لیکن حقیقت اور واقفیت کے لحاظ سے یہ کبھی ممکن نہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے مخالف چلنے کے باوجود ان کے غلام شمار کیے جائیں۔ یہ کس قدر رونے کا مقام ہے کہ دنیا کے کروڑوں مسلمان ہر سال ہادی اعظم ﷺ کی یاد جھوم جھوم کر مناتے ہیں لیکن انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ان میں سے کسی کے دل میں اس مشن کے واسطے درد کی کوئی لہر نہیں اٹھتی جس مشن کی خدمت میں خود اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی ساری زندگی گزار دی۔

مسلم از سر نبی بیگانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد
سینہ ہا از دولت دل مفلس اند
چشم ہا بے نور مثل نرگس اند

رسمی طور پر تو یہ تقریب ہر سال منائی جاتی ہے لیکن اس کائنات کو ایسے جشن میلاد کا انتظار ہے جب رسول ﷺ کا نام لینے والے غفلت کے بستروں سے کروٹیں لے کر اٹھیں اور شمع محمدی کے نور سے مشرق و مغرب میں اجالا کردیں۔

مسلمانوں کی غفلت اسی صورت میں دور ہوسکتی ہے جبکہ ان کے دلوں میں اپنے پیارے ہادی ﷺ کے نصب العین کی خدمت کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا ہوجائے۔ یہ جذبہ پیدا

کرنے کے لیے ضروری ہے۔
☆ہمیں اس نصب العین سے ایسا عشق ہو کہ اس کی خدمت کے بغیر زندگی میں چین نہ آتا ہو۔
☆ہماری زندگی کا نقشہ اس نصب العین کے مطابق ہو۔

مگر آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ان تینوں چیزوں میں صفر کے مقام پر کھڑے ہیں۔ ہم اپنے نبی ﷺ کی تعلیم سے بے خبر ہیں۔ دین اسلام کی حقیقت اس کی روح اور اس کے مزاج سے قطعاً نابلد ہیں۔

جو قوم اپنے نصب العین کو جانتی تک نہ ہو، وہ اپنے نصب العین کی خدمت کیا کر سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ خدمت اسلام کے نام پر کام کرتے ہیں۔

لیکن اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے کیونکہ وہ اپنی لاعلمی کی بناء پر کام کا صحیح طریقہ اختیار نہیں کیے ہوتے۔ اس بے خبری کے علاوہ اب ہماری عملی زندگی کا رخ بھی بدل چکا ہے یعنی ہمارے نصب العین کا رخ کچھ اور ہے اور عمل زندگی کا رخ کچھ اور۔ اور ظاہر ہے کہ اس کیفیت میں اسلام کی خدمت موثر طریقہ سے نہیں کی جاسکتی اور اپنے مشن سے والہانہ محبت رکھنے کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ دولت مدتیں ہوئیں ہم سے رخصت ہو چکی ہے اب تو ہمارے دلوں میں یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ ہم کون تھے اور اس دنیا میں کیا کرنے آئے تھے لیکن ان باتوں کا منشا مایوسی پیدا کرنا نہیں بلکہ سوئی ہوئی قوم کو جگانا اور اسے اس کی منزل کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

دین کیا ہے؟ دین کی تبلیغ و تلقین کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ دین کو زندگی میں عملاً کس طرح نافذ کیا جاتا ہے؟ اور نافذ کرنے کے بعد اسے کس طرح محفوظ اور مستحکم رکھا جاتا ہے؟ ان تمام امور کی رہنمائی پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت طاہرہ میں موجود ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہماری سب پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں اور اسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو سکتے ہیں جو ہمارے اسلاف کو عطا ہوئی تھی۔

یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے
شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے

☆☆☆☆☆☆☆

(مرشد کریم حضرت خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مفتاح الکنز سے انتخاب)

بندۂ عشق شُدی ترکِ نسب کُن جامیؔ

صاحبزادہ اور جانشینی

ایک آدمی نے کہا جناب میرے حضرت صاحب قبلہ کا بہت اعلیٰ مقام اور وسیع سلسلہ تھا مگر اُن کے صاحبزادہ صاحب اس نظام کو نہ سنبھال سکے۔

اس پر حضرت صاحب قبلہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"فقیر دائم الذکر و دائم الفکر ہوتا ہے جب ان دونوں میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو رابطہ منقطع ہو جاتا ہے اور حجاب آجاتا ہے۔ ایسے شخص کی نسبت تو برقرار رہے گی مگر مقام نہیں ملتا۔ دائم الذکر یہ ہے کہ اپنے مالک سے کسی لمحہ غافل نہ رہا جائے اور دائم الفکر یہ ہے کہ اس کو زندگی کے ہر موڑ پر اور زندگی کے ہر قدم پر فکر دامن گیر ہو کہ میری کوئی ادا میرے مالک کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس راہ میں مجاہدہ شرط ہے۔ مجاہد بننا پڑتا ہے کئی بار مرنا پڑتا ہے۔"

آپ نے دیکھا ہے جب آدمی مرجائے اس وقت اس کو کندھے پر اٹھا لیا جاتا ہے۔ زندہ آدمی کو کندھے پر نہیں اٹھایا جاتا۔ جوں ہی اس کے مرنے کی تصدیق ہوگئی اپنے بیگانے کندھے پر اٹھا لیتے ہیں معلوم ہوا کہ عند الخلق ہو یا عند الخالق مرے بغیر نہیں ہوتی، اس راہ میں صاحبزادگی بہت بڑا حجاب ہے۔ صاحبزادگی کوئی معنی نہیں رکھتی جہاد بالنفس کرنا پڑتا ہے۔ جہاد اور مسلسل جہاد اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس راہ کا مجاہد جیت گیا تو ولی اللہ اور ہار گیا تو مرتد۔ جب کہ کافر کے ساتھ ظاہری جہاد کریں انسان لڑتے لڑتے مارا جائے تو شہید، زندہ رہ جائے تو غازی۔ جہاد بالنفس جو طریقت کی راہ میں شرط ہے۔ یہ سخت ترین جہاد ہے اور سنت رسول ﷺ سے ہٹ کر کوئی آدمی یہ کہے کہ صاحبزادگی اس کو کوئی منزل دے گی۔ یہ قطعاً غلط خیال ہے۔

بندۂ عشق شُدی ترکِ نسب کُن جامیؔ
کہ در ایں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

اس کی راہ میں صلاحیت دیکھی جاتی ہے نسب نہیں دیکھا جاتا۔ اکابر اسلاف کی مثالیں موجود ہیں کہ ان کی اولاد کی موجودگی کے باوجود ان کے خدام کو ان کا جانشین بنایا گیا۔

درود سے مراد نزول رحمت

سوال: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

تمام مخلوق اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

والے صیغہ سے شروع ہونے والا درود پڑھتی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ والے صیغہ سے شروع ہونے والا درود پڑھتے ہیں اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

جواب: اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ لفظوں کی قید ہمارے لیے ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود بھیجنے کا ذکر ہوگا۔ اس سے مراد نزول رحمت ہوگا۔

رب کریم کے لیے لفظوں کی قید نہیں ہوتی۔ درود پاک:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین، تبع تابعین اور بعد کے بزرگان دین سے پڑھا جانا ثابت ہے اور اس کی بہت برکات ہیں۔ ایک بات کی وضاحت یہاں ضروری ہے کہ یہ صیغہ خواص کے لیے ہے عوام جن کا دل ودماغ اور روح درود کے وقت پوری طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ نہ ہو ان کے لیے اس میں بے ادبی کا خطرہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ یہ درود پاک پڑھتے وقت پوری توجہ گنبدِ خضریٰ کے مکین کی طرف رکھی جائے۔ کیونکہ اس میں براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے۔ یہاں ایک باریک نقطہ ذہن میں رہنا چاہیے۔ آیت مقدسہ میں حکم ہو رہا ہے۔ ''صلو علیه'' اے مومنو! نبی پر درود بھیجو اس کے جواب میں مومن یہ کہتا ہے کہ: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ'' اے اللہ تو درود بھیج۔ بظاہر اس کا حل کیا ہے؟ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ اس جگہ مومن کو ادب کا درس دیا جا رہا ہے۔ حکمت اس میں یہ ہے۔

لِيَكُوْنَ الصَّلٰوةَ مِنْ رَبِّ طَاهِرٍ عَلَى النَّبِيِّ الطَّاهِرِ (سعادت دارین)

ترجمہ: تا کہ طیب، طاہر رب کی طرف سے طیب، طاہر نبی پر درود، رحمت کا نزول ہو۔

ہر مومن کا مقام نہیں ہے کہ براہ راست حضور ﷺ کو مخاطب کر سکے۔ اس کے لیے تو بہت بڑے مرتبے کی ضرورت ہے۔ اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا البتہ تحفہ بھیجا جا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

کچھ لوگ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صرف درود ابراہمی ہی پڑھا جائے اس کے علاوہ کوئی درود نہ پڑھا جائے۔ وہ اس آیت پر پورا عمل نہیں کرتے۔ آیت مقدسہ میں حکم ہے۔ اے نبی کے غلامو نبی پر درود بھیجو اور سلام بھی۔ لفظ صلوٰۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے ساتھ شامل کیا جب مومن کی باری آئی تو فرمایا اے درود پڑھنے والے اگر تو فرشتہ ہے تو صرف صلوٰۃ پڑھ اور اگر انسان ہے تو صلوٰۃ اور سلام دونوں پڑھ صرف صلوٰۃ کے حکم میں تم شامل نہیں تم مومن ہو تمہارے لیے درود کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے۔ نماز والا درود اس حکم کو پورا نہیں کرتا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں اس آیت پر کیسے عمل ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نماز میں سلام درود ابراہمی سے قبل پڑھا جا چکا ہے۔ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" درود ابراہیمی صرف نماز کے دوران ہی پڑھا جائے بطور وظیفہ وہ درود پڑھے جائیں جو صلوٰۃ و سلام کے الفاظ کے جامع ہوں تا کہ آیت مقدسہ میں دیئے گئے حکم پر ہر وقت عمل ہوتا رہے۔ (بمقام کھوڑہ راولپنڈی)

ایصال ثواب کیجئے: (تمام اُمت مرحومہ کیلئے)

☆ ممتاز عالم دین حضرت علامہ خواجہ وحید احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ کی اہلیہ محترمہ جو رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔

☆ عاشق درود حاجی محمد احمد نقشبندی کا انتقال ہو گیا۔

اللہ کریم بخشش فرمائے۔ (ادارہ)

جانشین حضور شیخ العالم کا پیغام

مجلّہ ''محی الدین'' کے قارئین کے نام

از قلم: جانشین حضور شیخ العالم، عالمی مبلغ اسلام

حضرت خواجہ پیر محمد نور العارفین صدیقی صاحب مدظلہ

(سجادہ نشین دربار فیضبار نیریاں شریف۔ سرپرست اعلیٰ نور ٹی وی)

قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واحد محبوب مجلّہ محی الدین جسے آپ کے حکم سے خلیفہ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب نے پچھلے پانچ سالوں سے جاری رکھا ہوا ہے۔ کچھ کوا نما شر پسند ہنس کی چال چلنے کی کوشش کرر ہے ہیں اور قبلہ حضرت صاحب کے قائم کردہ مجلّے کے مقابلے میں اپنے محلے کی شرارت کو مجلّے کی آڑ میں پھیلا رہے ہیں۔

مریدین اور قارئین ہوشیار رہیں اور صرف اس مجلّے سے مُجلّیٰ ہوں جو ان کے شیخ نے ان کی راہنمائی کے لیے چھوڑا ہے۔

فیضان صدیقی و مثنوی جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ملفوظات مبارکہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

☆......ہر انسان کو اپنے تمام افعال، اعمال، اقوال اور احوال نبی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کے مطابق اپنانے چاہیئں۔

☆......لوگ مسجد میں گرمی کی وجہ سے زیادہ نہیں بیٹھتے مگر قیامت کے روز جب سورج سوا نیزے پر ہوگا تو کیا حال ہوگا۔

☆......صرف حلال رزق سے ہی اپنے بیوی بچوں کی پرورش کرو۔

☆......انسانوں کی بدکرداری اور بے حیائی کی وجہ سے بحروبر میں فسادات کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔

☆......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں دنیا کو اس طرح سے دیکھ رہا ہوں جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہوا رائی کا دانہ۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہر حالت میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کریں اسی میں صحیح عزت نصیب ہوگی۔

☆......دین کی نعمتیں ہمیں حضور اکرم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

☆......انسان اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش کو پورا کرنے کے لیے بے حد جدوجہد کرتا ہے مگر صد افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کیے بغیر زندگی کے دن گزار دیتے ہیں۔

☆......جب تک انسان اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کو عزیز نہ جانے گا مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہوسکتا۔

☆......خلاف سنت کام کرنے والوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور ﷺ کو رنج پہنچائے وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوگا۔

☆......جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حضور ﷺ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا وہ شخص جھوٹا ہے۔

سیاہ مرچ

کالی مرچ کا استعمال اعصابی نظام کو متوازن رکھتا ہے

(شبنم حرا)

گرم مصالحوں میں سیاہ مرچ ایک اہم جزو کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور کھانوں کی لذت وخوشبو میں اضافہ کرتی ہے۔ ایشیائی ممالک میں سرخ وسبز مرچ زیادہ استعمال ہوتی ہیں جب کہ یورپ میں سیاہ مرچ کا استعمال عام ہے لیکن اب ایشیا کے ملکوں میں بھی سیاہ مرچ کے استعمال میں اضافہ ہوتا جارہا ہے کیونکہ سرخ مرچ کی نسبت سیاہ مرچ سے زیادہ مزیدار کھانا بنتا ہے۔

سیاہ مرچ کو قلفل اسود یا قلفل سیاہ بھی کہتے ہیں۔ یہ دراصل ایک بیل کے گول گول جھری دار پھل ہیں اس کا چھلکا اتار دیں تو یہ سفید مرچ بن جاتی ہے۔ اس کا ذائقہ تیز اور چرچرہ ہوتا ہے۔ اس کا مزاج گرم وخشک ہے اور تقریباً بادی کھانوں اور کچی سبزیوں مثلاً کھیرا، ککڑی وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔ باورچی خانے کا یہ مسالہ وٹامن بی اور ای سے بھرپور ہے اور اس میں فولاد، فاسفورس اور پروٹین کی بھی کافی مقدار ہوتی ہے۔

یہ مرچ ادویاتی خصوصیات کی حامل ہے اور مختلف امراض میں اسے استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ جسم کی فاضل چربی کم کرتی ہے اور ورم کو گھلا دیتی ہے۔ یہ غذا کو بھی بخوبی ہضم کرتی ہے اور ثقیل قسم کے کھانوں کی اصلاح کرتی ہے۔ اس کے علاوہ حافظے اور اعصاب کو قوت دینے کے لیے بھی بہترین ہے۔ سیاہ مرچ کو سفید مرچ بنانے کے لیے اسے پانی میں بھگو کر رکھتے ہیں جب اس کا چھلکا نرم ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر سیاہ چھلکا کپڑے سے رگڑ کر اتار دیتے ہیں۔ سفید مرچ کا مزہ کم تیز ہوتا ہے۔ سیاہ مرچ مختلف امراض میں مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہے۔

لقوہ وفالج: فالج ولقوہ میں کالی مرچ ایک بہترین دوائی کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کالی مرچوں کو باریک پیس کر اور کسی تیل میں ملا کر متاثرہ مقام پر لیپ کرتے ہیں اس کے متواتر استعمال سے منجمد اعضاء دوبارہ کام کرنا شروع کردیتے ہیں اور آہستہ آہستہ فالج ولقوہ کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

سردیوں میں کھانسی: سردیوں میں کھانسی یا نزلہ زکام عموماً افراد کو لاحق ہو جاتا ہے اور بلغم سینے میں جم جاتا ہے اس کے لیے کالی مرچوں کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر چاٹنا بہت مفید ہوتا ہے۔ اس سے سینے کا درد بھی جاتا رہتا ہے۔ بلغم خارج ہو جاتا ہے اور کھانسی ختم ہوتی ہے۔

ہیضہ: اگر کسی جگہ ہیضہ کا مرض پھیلنے لگے تو سیاہ مرچ آٹھ عدد، ذرا سی مصری اور 25 گرام پیاز لیں اور انہیں خوب اچھی طرح گھوٹ لیں اور باریک ہونے پر اس میں پانی ملا کر ہیضہ سے متاثرہ مریض کو پلانے سے افاقہ ہوتا ہے اور آرام آجاتا ہے۔

پیٹ کے امراض: پیٹ کے مختلف امراض میں مثلاً ہاضمہ کی خرابی اور بھوک نہ لگنا وغیرہ کے لیے سیاہ مرچ 20 گرام چینی کے برتن میں ڈال کر اس پر نمک لاہوری 50 گرام باریک پیس کر ڈال دیں اور اس پر 50 گرام گندھک کا تیزاب اور ایک پاؤ لیموں کا عرق ڈال کر چینی کے دوسرے پیالے سے ڈھانپ کر رکھ دیں۔ جب تمام پانی وغیرہ مرچوں کے اندر ہی جذب ہو جائے اور مرچیں بالکل خشک ہو جائیں تو شیشی میں سنبھال کر رکھ لیں اور کھانے کے بعد 3 سے 4 مرچیں کھانے سے ہاضمہ کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

مرگی کے لیے: مرگی کے لیے کالی مرچ 20 گرام اور 100 گرام منڈی بوٹی لے کر اسے گائے کے دودھ میں ملا لیں اور اسے 10-10 گرام مرگی کے مریض کو کھلائیں اس سے مرگی کے عارضہ میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

مراقبہ میں کامیابی کے لیے: معروف روحانی اسکالر خواجہ شمس الدین عظیمی نے مراقبہ کے دوران کالی مرچوں کا استعمال اس طرح بتایا ہے "سماعت کو بیرونی آوازوں سے محفوظ رکھنے اور باطنی آوازوں کی طرف توجہ بڑھانے کے لیے کالی مرچ کا سفوف روئی کے پھوئے کو ہلکا سا نم کر کے اس میں لپیٹ لیا جاتا ہے اور اس پھوئے کو مراقبہ کے وقت کانوں میں رکھا جاتا ہے کالی مرچ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ بیرونی آواز کی لہروں کو جذب کر لیتی ہے اور اندر کی آواز کو سماعت کی سطح پر لاتی ہے۔"

فوائد: کالی مرچوں کے فوائد بہت ہیں اور یہ جسم کی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔اس کی عام خصوصیات میں چند یہ ہیں۔

☆ سیاہ مرچ کا متوازن استعمال ریح کو خارج کرتا ہے۔ یہ معدہ کی اصلاح کر کے جسم میں عمدہ خون رواں کرتی ہے۔

☆ سرد زہروں کے اثر کو زائل کرنے میں مرچ سیاہ کا استعمال فوری اثر کا حامل ہے۔اس سے زہر بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے۔

☆ جگر کی اصلاح کرنے کے لیے بھی مرچ سیاہ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

☆ پیشاب بند ہو جانے کی صورت میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔

☆ نوبتی (باری کے) بخار میں اس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

☆ پٹھوں کی کمزوری، اعضائے رئیسہ کی کمزوری، معدہ کی کمزوری اور دماغی کمزوری میں اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ یہ گلے کی خراش اور دماغ کی رطوبت کو بھی خارج کرتی ہے۔

☆ کالی مرچ چبانے سے گلے کی خراش دور ہو جاتی ہے۔

☆ پیٹ کے درد اور بھوک نہ لگنے کی شکایت دور کرنے کے لیے بے حد مفید شئے ہے۔

☆ اگر کسی جگہ پھوڑا ہو جائے تو لہسن اور کالی مرچ پیس کر ان کا لیپ پھوڑے پر کریں۔ پھوڑا پک کر پھوٹ جائے گا۔

☆ جلدی بیماریوں میں ایک گرام کالی مرچ کا سفوف گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے کافی افاقہ ہو جاتا ہے۔

احتیاطیں: کسی بھی شئے کا متوازن استعمال ہی فائدہ مند ہوتا ہے۔اسی طرح کالی مرچ کا استعمال بھی زیادہ مقدار میں نہیں کرنا چاہیے۔اس کے استعمال میں احتیاط کرنی ضروری ہے۔

☆ کالی مرچ کے زیادہ استعمال سے السر ہو سکتا ہے۔

☆ گردے کے درد میں مبتلا افراد کے لیے بھی کالی مرچوں کا استعمال مناسب نہیں ہوتا۔

☆ گرم مزاج لوگ بھی سیاہ مرچ کم استعمال کریں۔



زیر اہتمام
محی الدین ٹرسٹ

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفےٰ ﷺ حاصل
خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

مشائخ عظام دربار عالیہ
عرس
نیریاں شریف
تراڑ کھل ضلع پونچھ
آزاد کشمیر
42 واں سالانہ

قدوۃ السالکین قاسم فیضان نبوت
غواص بحر معرفت فخر والئ خواجہ خواجگان اعلیٰ حضرت
پیر غلام محی الدین غزنوی علیہ الرحمۃ

بتاریخ 8-9 دسمبر 2018ء بروز ہفتہ و اتوار

دوسرا سالانہ عرس مبارک
عالم ربانی، عارف یزدانی، قاسم فیضان نبوت، آبشار علم و عرفان
شارح مثنوی، نور غزنوی، خواجہ خواجگان، عالمی مبلغ اسلام، شیخ العالم
حضرت علامہ
قبلہ الحاج پیر محمد علاؤالدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

چوتھا سالانہ عرس مبارک
عاشق صادق، فنافی الشیخ، صوفی باصفا
حضور قبلہ الحاج پیر محمد بشیر صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

زیر صدارت
وارث نسبت صدیقیہ حضرت علامہ عالمی مبلغ اسلام
خواجہ پیر محمد نور العارفین صدیقی صاحب
سجادہ نشین: دربار عالیہ نیریاں شریف
چیئرمین نور ٹی وی

زیر نگرانی
جانشین حضور فنافی الشیخ پیر طریقت رہبر شریعت
صاحبزادہ علامہ حضرت محمد صدیق صاحب مدظلہ صدیقی نقشبندی
سجادہ نشین
دربار عالیہ
صدیقیہ نقشبندیہ
صدیق آباد شریف
(ہزاری)

الداعیان الی الخیر
صاحبزادہ محمد مظہر صدیق صدیقی نقشبندی
صاحبزادہ محمد قاسم صدیق صدیقی نقشبندی

بمقام
دربار عالیہ
صدیقیہ نقشبندیہ
صدیق آباد شریف (ہزاری)
تحصیل برنالہ ضلع بھمبر
آزاد جموں و کشمیر

اراکین
محی الدین ٹرسٹ
0345-7679375
0300-6447541

صدیق آباد شریف (ہزاری) تحصیل برنالہ ضلع بھمبر آزاد جموں کشمیر

محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

12 ربیع الاول شریف

سالانہ عرسِ مبارک

شیخ الحدیث — پیرِ طریقت — اُستاذ العلماء

حضرت عاشقِ مدینہ

حافظ علامہ محمد احسان الحق قادری رضوی

جگر گوشہ عاشقِ مدینہ
اُستاذ الحفاظ والقراء
مبلغِ اسلام پیرِ طریقت

حضرت میاں محمد نور الحق مدنی

بمقام

ہجویری مسجد

جناح کالونی فیصل آباد

پہلی نشست

4 بجے سحر تا نمازِ فجر

دوسری نشست

12 بجے دوپہر تا 3:35

خادمِ ادارہ جملہ صاحبزادگان محبین مریدین

hajverimasjid — MFRNoorani — 0307 220 8080